نظرات

ملتِ اسلامیہ ہند کے عظیم رہنما اور عالم اسلام کے مایۂ ناز علمی ادبی تاریخی ودینی ادارہ ندوۃ المصنفین دہلی کے بانی مفکر ملت حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کو ہم سے جدا ہوئے دس سال ہو گئے ہیں۔ واضح ہو کہ حضرت مفتی صاحبؒ کا دس شعبان المعظم مطابق ۱۲ مئی ۱۹۸۴ء کو انتقال ہوا تھا۔

آزادیٔ ہند کے بعد ملک میں ہندوستانی مسلمانوں کو بڑی دوراندیش قیادت کی ضرورت تھی کیونکہ ملک کے حالات سخت ترین نازک دور سے گذر رہے تھے۔ ملک کا ایک حصہ پاکستان کی صورت میں وجود میں آچکا تھا اور اس کے لئے مسلمانوں کی چند غلط قیادت یا بے فائدہ جذباتیت کے پیش نظر پوری مسلم قوم کو موردِ الزام ٹھہرادیا گیا تھا اور اس الزام کی آڑ میں فرقہ پرست عناصر مسلمانوں سے، انگریزی سامراج کی گھڑی اس تاریخ کے واقعات کا بدلہ لے لینا چاہتے تھے جن میں کے ہندوستان میں دورِ حکمرانی کے وقت ہندوؤں کو بے انتہا ظلم وستم اور ہندو مندروں کو اپنی عبادت گاہوں میں تبدیل کرنے کی من گھڑت کہانیوں کا ذکر درج ہے۔

ایسے نازک دور میں ملک کی آزادی کے وقت خدانخواستہ ۱۹۴۷ء کی ہندوستانی مسلمانوں کی مسلم قیادت معرضِ وجود میں آئی ہوئی ہوتی تو نہ معلوم ہندوستان میں مسلمانوں کا جو آج ماشاءاللہ وجود باقی ہے وہ ہوتا بھی یا اسپین کی طرح سرزمین ہند سے مسلمانوں کا صفایا ہی ہوچکا ہوتا؟ اس پر ماہرین وتاریخ داں ہی زیادہ روشنی ڈال سکتے ہیں مگر ایک سرسری سا محاسبہ وجائزہ لینے کے بعد ہمیں اس بات کا برملا اظہار کرنے میں فخر ومسرت حاصل ہو رہی ہے کہ امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ، مفتیٔ اعظم حضرت مفتی کفایت اللہؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ

بانی الہند حضرت مولانا احمد سعیدؒ، مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰنؒ اور مفکر ملت حضرت مولانا
نتی عتیق الرحمٰن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ تقسیم ملک کے وقت فرقہ پرستی کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندری
وفان کے تھپیڑوں کے بیچ میں سے ہندوستانی مسلمانوں کو فرقہ پرستی کے بھڑکتے، دہکتے اگلتے آگ
ے شعلوں کی لپٹوں میں سے اس خوبی سے بچا کر نکال لے گئے کہ آج ہندوستانی مسلمان ہندوستان میں
یک اہم مقام حاصل کر چکے ہیں جسے دیکھ کر فرقہ پرستی کے "شیطانی دیوتا" اندر ہی اندر تلملا رہے
ہوئے ہیں اور وہ آج سنہ ۱۹۹۴ء کی ناعاقبت اندیش عقل و دماغ سے محروم مسلم قیادت کی ہوش و
دانشمندی سے کوری اور کھوکھلے جذبات سے بھرپور تقاریر و بیانات کے ذریعہ ہندوستانی مسلمانوں
سے چالیس پینتالیس سال کی کمائی کو چھین کر انہیں بالکل بے دست و پا کر دینے پر آمادہ ہیں۔ ایسے وقت
میں مفکر ملت حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ کی یاد بار بار آتی ہے کہ انہوں نے اپنے ساتھی علماء کرام کی
وفات کے بعد مستقبل میں ملت اسلامیہ ہند کو درپیش مشکل حالات کو بھانپتے ہوئے ڈاکٹر سید محمودؒ
ڈاکٹر عبدالجلیل فریدیؒ وغیرہ جیسے ہمدردانِ ملت کو ساتھ لیکر مسلم مجلس مشاورت کی صورت میں
ہندوستانی مسلمانوں کے لئے صحیح قیادت کی راہ دکھائی۔ افسوس ان کی ناگہانی وفات نے ان کے
سارے ہی نیک منصوبوں پر پانی پھیر دیا۔ آج مفکر ملت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ جیسے نیک و
دور اندیش قائدین ہمارے درمیان میں نہیں ہیں اسی لئے ہم طرح طرح کی مشکلات مصائب اور
فرقہ پرستی کے ننگ انسانیت حالات میں خوف و دہشت کے سائے میں اپنی زندگی کے باقی
بچے ایام ہی پورے کر رہے ہیں۔ آہ! مفکر ملت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ

اب اسے ڈھونڈ چراغِ رخِ زیبا لے کر

اپریل سنہ ۹۴ء میں جنوبی افریقہ میں ۷۲ فیصدی سیاہ فام لوگوں کو آخر وہ حق رائے دہندگی حاصل ہو ہی گیا جس کے لئے وہ سینکڑوں سال سے محروم تھے۔ اور اپنے ہی وطن میں سفید فام اقلیت کے محکوم بنے ہوئے تھے۔

۳۴۲ سال پہلے ایسٹ انڈیا کمپنی نے جان ڈی بیک کی رہنمائی میں سفید فام لوگوں کو جنوبی افریقہ میں بسا لیا تھا جو تعلیم یافتہ اور اہل دانش میں شمار ہوتے تھے ان گورے لوگوں نے اپنی چالاکی